

”ہندو شعرا عاشقِ امام حسین“

(چالیس سے زیادہ ہندو شاعروں کا نمونہ کلام)

گلدستہ عقیدت

ع۔ پھول کچھ میں نے چنے ہیں قدردانوں کے لیے۔

☆	جناب رگھوپتی سہائے فراق گورکھپوری
زندہ اسلام کو کیا تو نے حق و باطل دکھا دیا تو نے جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے مر کے جینا سکھا دیا تو نے	خون شہید کا ترے آج زیبِ داستاں نعرہ انقلاب ہے ماتم رفتگاں نہیں
☆	پنڈت لہورام جوشِ ملیانی
جناب برج ناتھ پرشاد محمور لکھنوی	صبر اور ہے تسلیم و رضا اور ہی کچھ ہے حق بات پہ مرنے کا مزا اور ہی کچھ ہے یوں تو ہیں بہت دہر میں ایثار کے بندے ایثارِ امام الشہداء اور ہی کچھ ہے
آنکھیں کہتی ہیں کہ تیرے نور کو دیکھا کریں ہونٹ کہتے ہیں کہ تیرے نقشِ پا چوما کریں من کے مندر میں بٹھا کر تجھ کو اے سبطِ نبیؐ دل یہ کہتا ہے کہ تیری عمر بھر پوچا کریں	جناب مہندر سنگھ بیدی سحر
☆	گلشنِ صدق و صفا کا لالہ رنگیں حسینؑ شمعِ عالم مشعلِ دنیا چراغِ دیں حسینؑ سر سے پا تک سرنی افسانہ خونیں حسینؑ جس پہ شاہوں کی خوشی قربان وہ غمگین حسینؑ مطلعِ نورِ مہ و پرویں ہے پیشانی تری باج لیتی ہے ہر اک مذہب سے قربانی تیری بارشِ رحمت کا مژدہ بابِ حکمت کی کلید روزِ روشن کی بشارتِ صبحِ رنگیں کی نوید ہر نظامِ کہنہ کو پیغامِ آئینِ جدید اے کہ ہے تیری شہادتِ اصل میں مرگِ یزید تیری مظلومی نے ظالم کو کیا یوں بے نشان ڈھونڈتا پھرتا ہے اسکی ہڈیوں کو آسماں
☆	
ہم اپنا نام اور اپنی عقیدت کو بتادیں گے جو پردہ ظاہری دنیا سمجھتی ہے اٹھا دیں گے ہمیں جنت میں جانے سے اگر رضوان روکے گا تو سینے پر نشانِ ماتم سروڑ دکھادیں گے	

جناب جگن ناتھ آزاد

اے گردشِ زمانہ ٹھہر جا ذار یہیں
ایسی مثال پھر نہ ملے گی تجھے کہیں
گھوڑے سے گر چکے ہیں شہِ مشرقین اب
سجدہ میں سر جھکائے ہوئے ہیں حسینؑ اب
وہ ہاتھ اٹھا لعین کا شمشیر تول کر
بھر پور وار جسمِ ادھر اور سر ادھر
اے بے سوادِ رازِ حقیقت سے بے خبر
سجدہ یہی ہے سجدہٴ معبود، کم نظر
بے مثل بے عدیل شہادت یہی تو ہے
کہتے ہیں جس کو اصل عبادت یہی تو ہے

جناب کالی داس گپتا رضا

السلام اے شاہِ دوراں السلام اے شاہِ دیں
السلام ابنِ پیمبر اے امامت کے امین
السلام اے دشمنی سے دور الفت کے قریں
السلام اے مرکزِ علم و عمل صد آفریں
واقعی شہیر نے اپنے لہو سے اے رضا
عظمتِ اسلام کے جامعہ کو رنگیں کر دیا

جناب درشن سنگھ گل

ایک مظلوم نے خنجر کے تلے سر رکھ کر
روحِ آدم کو زمانے میں سرفراز کیا
فاتحِ گردشِ دوراں، شہِ تسلیم و رضا
اہلِ ہمت تری ہمت کی قسم کھائیں گے

جناب کرشن بہاری نور

اے مرکزِ ایماں زندہ باد اے صبر کے پرچم زندہ باد
یہ اشک ٹپک کر کہتا ہے شہیر کا ماتم زندہ باد

روضہ پہ ترے سر جھکتے ہیں ہر نقشِ قدم پر سجدے ہیں
اے جادۂ عظمت زندہ باد اے منزلِ محکم زندہ باد
ہندو ہو کہ مسلم یاد کریں جلووں سے نظر ہٹتی ہی نہیں
اے شمعِ حقیقت زندہ باد اے نورِ دو عالم زندہ باد
ہر ملک میں غم ہر دل میں الم ہر بزم میں ذکر و فکر و وفا
ہر غم ہے تیرے سائے میں مظلوم کے پرچم زندہ باد

جناب جوالا پرشاد نگم روشن

عزم و عمل کو حاصل ایثار کر دیا
اونچا حسینؑ دین کا معیار کر دیا
اپنے عمل سے خون سے ایثار سے حسینؑ
مردہ رگِ حیات کو بیدار کر دیا
انسانیت پہ جتنا ہے احساں حسینؑ کا
انسانیت کو اتنا گراں بار کر دیا
فرعونیت رہی نہ جہاں میں یزیدیت
لعنت کا طوق زینتِ گفتار کر دیا
ہم نے حسینیت کو دیا ہے روشِ فروغ
لیکن یزیدیت کو بھی فی الثار کر دیا

جناب وشوانا تھ پرشاد ماتھر لکھنوی

حسینؑ نام ہے توحید کی قدامت کا
حسینؑ نام ہے انسان کی خلافت کا
دوبارہ دینِ محمدؐ نے زندگی پائی
حسینؑ نام ہے اسلام کی حفاظت کا
بلند نیزے پہ جنبشِ لبوں کی کہتی ہے
حسینؑ نام ہے قرآن کی فصاحت کا
وہ جذبِ جس میں کہ مذہب کی کوئی قید نہیں
حسینؑ نام ہے انسان سے محبت کا

آگ دوزخ کی جلائے گی مجھے کیا ورما
میرے سینے پہ نشاں ماتمِ شہیرؑ کے ہیں

جناب کنورسین مضطر

ایمان اور کفر میں باہم لڑائی تھی
کعبہ پہ کافرانِ عرب کی چڑھائی تھی
حاضر تھی پانچ وقت اطاعت میں واں نماز
ہردم تھی ان کی صوتِ حُسن پر اذّاں کو ناز
قد قامت ان کی قامت موزوں سے سرفراز
تھا بادب رکوع جھکائے سر نیاز
بھجیں درود ان کی نہ کیوں روحِ پاک پر
سجدے کا سر ہے آج تلک جن کی خاک پر

منشی گوپی ناتھ امن

قربانیوں کی شان بہ نامِ حسینؑ ہے
یعنی بہت بلند مقامِ حسینؑ ہے
رگھو نہ راہ حق میں کبھی جان و تن عزیز
اے مومنو سُو یہ پیامِ حسینؑ ہے
اس کو کسی کتاب میں کرتے ہو کیا تلاش
ہر پاک دل پہ نقشِ کلامِ حسینؑ ہے
کافر کوئی کہے تو کہے امن کو مگر
اس کے دل و جگر میں قیامِ حسینؑ ہے

☆

جو ذریعہ تیغ کا سمجھتے ہیں
تو پھر وہ معنی اسلام کیا سمجھتے ہیں
سلامتی تو ہے اسلام اور کیا شے ہے
اسے فُجور سے ہم ماورا سمجھتے ہیں

نہ سمجھے کوئی مگر ہم سمجھتے ہیں ماتھر
حسینؑ نام ہے اسلام کی صداقت کا

☆

بنے ہیں نور کا مرکز رہ وفا کے لیے
یہ چند جلوے ہیں مخصوص کربلا کے لیے
کبھی تھا صبرِ خلیلؑ اور اب ہے صبرِ حسینؑ
وہ ابتدا کے لیے تھا یہ انتہا کے لیے

جناب لالہ دگمبر پرشاد گوہر دہلوی

مخصوص نہ محکوم نہ سرور کے لیے ہے
مسرور نہ مجبور نہ مضطر کے لیے ہے
تخصیص نہ ہندو کی نہ مسلم کی ہے اس میں
شہیرؑ کا پیغام جہاں بھر کے لیے ہے

جناب بنارسی لال ورما

یہ غلط ہے کہ مسلمانوں کے پیارے ہیں حسینؑ
ہر دکھے دل کے زمانے میں سہارے ہیں حسینؑ
اس نبیؑ زادہ کی قربانی تھی ایسی ورما
آج ہندو بھی یہ کہتے ہیں ہمارے ہیں حسینؑ

☆

رگ میں تیری خونِ شہادت ہے اے حسینؑ
تیرے عمل میں عکسِ نبوت ہے اے حسینؑ
قائم نماز تیری بدولت ہے اے حسینؑ
تیری جبینِ لوحِ شریعت ہے اے حسینؑ
آزاد ہو گیا ہے وہ دوزخ کی آگ سے
جس شخص کو بھی تجھ سے محبت ہے اے حسینؑ

☆

لوگ اب عقل کے قائل ہیں نہ تدبیر کے ہیں
حُر کی تقدیر کے یا پھر مری تقدیر کے ہیں

جناب شگن چند روشن

روتے ہیں تیری یاد میں اہل وفا حسینؑ
اٹھتے ہیں تیرے نام پہ دستِ دعا حسینؑ
تو نے شہید ہو کے جفا کو مٹا دیا
روشن ہے تیرے نام سے نام وفا حسینؑ

جناب بھگوت سرن اگر وال ممتاز

سرزمین کربلا کے ماہ و اختر کو سلام
جو ہوئے امت پہ قرباں ان بہتر کو سلام
حامی دین میں یعنی حسینؑ تشنہ لب
دو جہاں کے رہنما سبطِ پیغمبرؐ کو سلام

جناب نتھونی لال دھون وحشی

معراجِ عقل و عشق ہے فکر رسامی
جاتی ہے بت کدوں سے حرم تک صدامی
جب تک کہ ہونہ جائے زمانہ حسینؑ کا
ہم چھیڑتے رہیں گے ترانہ حسینؑ کا
زرغہ کیا جو امتِ خانہ خراب نے
ہندوستان کو یاد کیا تھا جناب نے
ہوں تشنہ کامِ معرفتِ عشقِ کبریا
پینے سے تجھ کو کام ہے پگھٹ میں جا بجا
بطحا و طوس و کاشی و پریاگ و بندھیا
متھرا و کاظمین و جگن ناتھ و کربلا
اللہ رے تشنگی میرے ذوقِ صفات کی
گنگا سے ہم کنار ہیں موجیں فرات کی

پروفیسر ہیرالال کویتہ

سلام نعرہ زن لا الہ سلام علیک
سلام نورِ دلِ مصطفیٰؐ سلام علیک

☆

ہندو ہوں وہ ہندو کہ بہ فیضانِ تصوّر
ہو جاتا ہے دیدار حسینؑ ابن علیؑ کا

☆

ثاخوانِ پیغمبرؐ ذاکرِ آلِ پیغمبرؐ ہے
خدا ہی جانتا ہے بندہ مومن ہے کہ کافر ہے

☆

غمِ حسینؑ میں جو آنکھ تر نہیں ہوتی
اسے نصیبِ حقیقی نظر نہیں ہوتی
غمِ حسینؑ نہ ہوتا جو امن کے دل میں
غمِ زمانہ سے اس کو مفر نہیں ہوتی

جناب پریم چند گپتا

رضادِ صبر کی منزل پہ چلنے والوں کو
قدم قدم پر قناعت سلام کہتی ہے
ہر ایک سال تمہیں تعزیت میں رو رو کر
پریم ہند کی ملت سلام کرتی ہے

جناب راجندر ناتھ شیدا

نظامِ دہر کی جب تک ہوس پہ ہے بنیاد
رہے گی یوں ہی علمداری فریب و فساد
مجاہدین کو عزمِ حسینؑ لازم ہے
ابھی جہاں کے ہیں، والی یزید ابن زیاد

جناب رائے سدھ ناتھ بلی بارہ بنکی

امت نے تیری قدر نہ کی اے حسینؑ آہ
جاری ہوئی تھی تجھ سے ہدایت کی شاہراہ
ہوتا نہ تو تو شمعِ ہدایت جلاتا کون
نارِ سقر سے امتِ جد کو بچاتا کون

جناب نانک چندکھتری نانک

دل میں عاشق کے ہیں بت آکے گرا دے ساقی
قلب بت خانہ ہے تو کعبہ بنا دے ساقی
یا حسینؑ آپ کی گر مجھ پہ نظر ہو جائے
نکتہ چیں سے مری عزت کی مفر ہو جائے
بزم میں آیا ہوں میں تیرے سہارے ساقی
تھا پہونچنے کو میں دوزخ کے کنارے ساقی
نشہ کو بادۂ الفت کے نہ گھٹنے دینا
پاؤں کو عشق کے میدان سے نہ ہٹنے دینا
ساقیا جلد پلا نشہ کی بڑھ جائے ترنگ
کیوں کہ لکھنی ہے بُریرِ ہمدانی کی جنگ

جناب راجا الفت رائے الفت

مرا گھر دلِ پنجتن ہو گیا
سلامی جناں میں وطن ہو گیا
ہوئے کیا ہی الفت کے طالع رسا
غلامِ حسینؑ اور حسنؑ ہو گیا

☆

حق سے رو کر یہ دعا مانگی کہ صدقہ شہہ کا
سخنی پر سش اعمال نہ ہو روزِ جزا
جام کوثر کا پلائے مرا آقا مجھ کو
لے کے فردوس میں جائے مرا آقا مجھ کو

راجا دھنپت رائے محبت

ہر سمت نظر مجلس و ماتم آئے
پھر ہند میں سلطانِ دو عالم آئے
جی کھول کے روئیں غمِ آقا میں محبت
پھر جلد کہیں ماہِ محرم آئے

بنائے لا الہ رکھی جو سہہ کے ظلم و ستم
لہو سے پہنچ کے اسلام کو کیا قائم
کیا وہ کام کہ حیراں ہے جس پہ گل عالم
مثال تیری نہیں آج تک خدا کی قسم
ہے نقشِ پا پہ تری جاں فدا سلام علیک

جناب موہن کمار فریق لکھنوی

دنیاۓ عقل جتنا بھی سمجھی ہے آج تک
اس سے بہت بلند ہے رتبہ حسینؑ کا
سجدوں کے واسطے ہیں جبین کتنی بے قرار
مل جائے کاش نقشِ کفِ پا حسینؑ کا
کرنیں حسینیت کی زمانے پہ چھائی ہیں
ہر سمت دیکھ لیجیے جلوہ حسینؑ کا

جناب گوہر پرشاد ولایت گورکھپوری

جانہیں سکتا علیؑ اکبر کے گیسو کا خیال
رہ گیا واللہ یہ سودا ہمارے سر کے ساتھ
حشر میں ہوں گے سلامی ساقی کوثر کے ساتھ
جس کو الفت ہے ولایت آلِ پیغمبرؐ کے ساتھ

جناب مٹی لال جواں

زمین کی مجھے سوگند آسماں کی قسم
خدا کے گھر کی محمدؐ کے آستان کی قسم
علیؑ کے زور کے زہراؑ کے گلستاں کی قسم
خود اپنے حسنِ عقیدت و جسم و جاں کی قسم
نصیب ہو جو مجھے آبِ چشمہ کوثر
زبان دھو کے کروں مدحِ آلِ پیغمبرؐ
نگاہ جس گھڑی تحریرِ غم پہ جاتی ہے
تو سوزِ عشق کی لفظوں سے آنچ آتی ہے

جناب یوگیندر ریال صابر

تیر و شمشیر نہیں نقش و نگارِ اسلام
صبرِ شبیر میں ہے اصل وقارِ اسلام
دوشِ احمد کی سواری کا عوض شہہ نے دیا
اپنے کاندھے پہ اٹھائے رہے بارِ اسلام

☆

بہائے ہیں مری آنکھوں نے آنسو
مژہ کی نوک پر دل کا لہو ہے
کرو ذکرِ حسینؑ اللہ کہہ کر
کہ میری چشم پر نم با وضو ہے

☆

نسلِ آدم کا بڑھا آپ سے رتبا شبیرؑ
آپ نے رکھ لیا ہر قوم کا پردا شبیرؑ
کام جو حضرت آدمؑ سے ہوا احمد تک
اس کی تکمیل بنا آپ کا سجا شبیرؑ
ساتھ ہی رکھے گا صابر کو بروزِ محشر
مرے آقا میرے سرور میرے مولا شبیرؑ

جناب چھنوالا دلگیر

جس کو کہ محبت ہے امامِ شہدا کی
واللہ بہت اس پہ عنایت ہے خدا کی
حاجت نہ روا ہوگی زمانے میں کسی سے
لازم ہے محبتِ نبیؐ و آلِ نبیؐ سے
اے اہلِ عزا آلِ محمدؐ کی محبت
کو نین میں ضائع نہیں جاتی کسی صورت
ہر ایک عبادت سے ہے افضل یہ عبادت
کام آتی ہے بے شک یہ دمِ رنج و مصیبت
دلگیرؒ سدا سیدِ مظلوم کو رونا
فارغِ غمِ شبیرؑ سے اک آن نہ ہونا

محترمہ روپ کمار کمار

کسی رشی سے غرض ہے نہ دیوتا سے غرض
ہے اپنے دل کو محمدؐ سے مرتضیٰ سے غرض
یہی رشی ہیں یہی دیوتا یہی اوتار
یہی امام یہی پیشوائے روپ کمار
انہی کی وجہ سے پر ماتما کو پہچانا
انہی کی وجہ سے ایشور کو خلق نے جانا

☆

آنکھ وہ آنکھ ہے گریاں جو رہے لیل و نہار
سر وہی سر ہے جو ٹکرائے بشر سو سو بار
سینہ کس کام کا گر داغ نہ کھائے ان کا
قلب پتھر ہے جو صدمہ نہ اٹھائے ان کا
الٹا آٹھ پہر ہے میری ایشور سے یہی
بڑھ کے منصور سے رکھ بات جہاں میں میری
کلمہ منہ سے نہ بے جا میرے حاشا نکلے
قطرہٴ خون سے صدا ہائے حسینؑ نکلے

جناب گیان چند منصور

کیوں اشکوں سے آنکھوں کو میں پر نہ کروں
کیوں اس شہِ مظلوم کا میں غم نہ کروں
یہ کفر سے بدتر ہے اگر اے منصورؒ
اس زندہ جاوید کا ماتم نہ کروں

جناب نارائن داس طالب پانی پتی

یہ تو سچ ہے اے مسلمانو تمہارے ہیں حسینؑ
ہم کو بھی لیکن یہ کہنے دو ہمارے ہیں حسینؑ
روشنی دائم ہے جن کی وہ ستارے ہیں حسینؑ
عالمِ انسانیت میں سب کے پیارے ہیں حسینؑ

درگاہِ حق میں شیوہ تھا تسلیم اور رضا
راضی رسولؐ ان سے تھے خوشنود کبریا
وصفِ حسینؑ کوئی کرے کیا مجال ہے
اس جا زبانِ ناطقہٗ خلق لال ہے



روندا گیا ہے جسمِ مطہر جو گھوڑوں سے
ارمان پورے دشمنوں کے دل کے اب ہوئے
یا رب تو منتقم ہے سزا اسکی ان کو دے
اعدا کا خاندان یوں ہی خاک میں ملے
مقہور بارگاہِ الہی یزید ہو
اور رو سیاہ دونوں جہاں میں پلید ہو

پنڈت رام پرتاب اکمل جالندھری

غارت گرِ الہاد ہے پیغامِ حسینؑ
اور دشمنِ بیداد ہے پیغامِ حسینؑ
ہے واقفِ رازِ سر بلندی اکمل
وہ قوم جسے یاد ہے پیغامِ حسینؑ

جناب رام نرائن جگر دہلوی

روتا ہے جو شہادتِ شبیرؑ پہ بشر
آلِ نبیؐ کا جان لو سچا غلام ہے
اس کو غلط نہ جان یہ صادق کلام ہے
بے حُب اہلبیتِ عبادت حرام ہے
آتی ہے بامِ عرش سے لب پر مرے ثنا
دل سے جگر بھی آلِ نبیؐ کا غلام ہے

جناب کیلاش چندیش دہلوی

مومن کو ذکرِ آلِ نبوتؐ پہ فخر ہے
مدحت سرا کو شانِ امامتؐ پہ فخر ہے

مہاراج راجہ بلوان سنگھ راجہ آف بنارس

مشہور زمانے میں عزادار بھی ہوں
مداحِ جنابِ شہِ ابرار بھی ہوں
اقبال میرا اوج پہ ہے اے راجہ
صحرائی بھی ہوں حاضرِ دربار بھی ہوں



جس پھول میں رنگ و بو نہیں خار ہے وہ
جو دن ہے مصیبت کا شبِ تار ہے وہ
روتی نہیں جو آنکھ غمِ سروڑ میں
مردم نہ کہیں روزِ دیوار ہے وہ

جناب باوا کرشن گویال مغموم

حسینؑ ابنِ علیؑ کی ہم کو حاصل رہنمائی ہے
اسی کے فیض سے ہم پر اصولوں کی خدائی ہے
ادھر دیکھو ادھر دیکھو یہاں دیکھو وہاں دیکھو
جدھر دیکھو ادھر شبیرؑ کی فرماں روائی ہے
مجھے مغموم کتنا فخر ہے اپنے مقدر پر
سعادتِ مدحتِ شبیرؑ کی میں نے بھی پائی ہے

جناب دلورام کوثری لاہوری

قرآنِ حسینؑ پڑھتے تھے اس وقت بالیقین
سینے پہ تھا چڑھا ہوا جب قاتل لعین
آوازِ درد ناک سے کہتے تھے شاہِ دیں
ایسا کِ نعبد کبھی ایسا کِ نستعین
مصحف سے ساتھ کب نہ تھا شہِ مشرقین کا
قرآن پڑھتے پڑھتے کٹا سر حسینؑ کا

مہاراجہ کشن پرشادشاد

حق کو دیا نہ ہاتھ سے سراپنا دے دیا
راہِ خدا میں جان کو اپنی فدا کیا

انسانیت کا درس جو مرکز بھی دے گیا
خلقِ خدا کو ایسی شہادت پہ فخر ہے

جناب مہر لال سونی ضیاء پوری

آج تک دنیا ترے زیر اثر ہے اے حسینؑ
موت کو بھی ناز تیری موت پر ہے اے حسینؑ
دل میں پیدا جذبہ شوقِ شہادت کر دیا
موت بھی ہے ہستی جاوید ثابت کر دیا
تو نے لیکن موت کو مرکز دیا رنگِ حیات
آدمی کو بعد مرنے کے بھی ہے ممکن ثبات

جناب بلونت کمار ساگر نکووری

اللہ رے وہ جلال وہ جلوہ حسینؑ کا
مانا تھا دشمنوں نے بھی لوہا حسینؑ کا
سردے کے اس نے کر دیا امت کا سر بلند
مرنا بھی کربلا میں ہے جینا حسینؑ کا
سر کو جھکا رہا ہوں مزارِ حسینؑ پر
ساگرؑ میں صدقِ دل سے ہوں بندہ حسینؑ کا

جناب رام پرکاش ادھری ساحر

ہشیار ہوں اک طور سے سودائی بھی
کافر بھی ہوں کوثر کا تمنائی بھی
ہے حق و صداقت مرا مسلک ساحرؑ
ہندو بھی ہوں شبیرؑ کا شیدائی بھی

جناب لالہ انوپ چند آفتاب پانی پتی

کون ہو سکتا ہے تری شان کا انساں حسینؑ
اے امام بے بدل اے عاشقِ ایماں حسینؑ
زیرِ خنجر بھی عبادت میں رہا مشغول تو
تیری قربانی پہ عالم کیوں نہ ہو قرباں حسینؑ

حشر تک بے درد قاتل بھی نہ پائیں گے سکوں
کربلا کی خاک سے اٹھتے ہیں وہ طوفاں حسینؑ

جناب گرسرن لال ادیبؒ

لوحِ جہاں پہ نقش ہے عظمت حسینؑ کی
اک درسِ دائمی ہے شہادت حسینؑ کی
اعدا مٹا سکے نہ زمانہ مٹا سکا
ہے آج بھی دلوں پہ حکومت حسینؑ کی
اسلاف کو بھی ان سے عقیدت تھی اے ادیبؒ
میراث میں ملی ہے محبت حسینؑ کی